(۱۵)

بتلاؤ اس کے سامنے کس طرح جاؤں میں
رنڈ سالہ اپنے ہاتھ سے کیوں کر پنہاؤں میں
لاشے پہ تیرے لا کے نتھ اس کی بڑھاؤں میں
اور بین کرنا کس طرح اس کو بتاؤں میں
ہر طرح نامراد کو ناشاد کر گئے
مادر کو بھی دولہن کو بھی برباد کر گئے

(۱۶)

یوسفؔ خموش اب نہیں لکھنے کی دل کو تاب
کر عرض یہ حسینؑ سے اے ابن بو ترابؑ
مشکل کشا کے بیٹے ہو تم اے فلک جناب
اب مشکلیں غلام کی آساں کرو شتاب
وارث ہو دو جہان کے یا سرورؑ امم
غیر از غم حسینؑ نہ ہو اور مجھ کو غم

نوٹ: مرثیہ بہت شکستہ حالت میں کرم خوردہ ملا ہے اور بندے کے بعد کے بہت سے بند غائب ہیں مرثیہ ۶۳ بند کا ہے اس لئے کہ مقطع کے بند پر ۶۳ لکھا ہوا ہے۔ (اسیفؔ جائسی)

مدحِ علیِ رضاؑ

بنت زہرا نقوی ندیؔ الہندی

ہر طرف ہے روشنی کی بات اب
بن گئی ہے زندگی کی بات اب

آٹھواں ہادیؑ جہاں میں آ گیا
بڑھ گئی عشق علیؑ کی بات اب

ہر جگہ شیریں بیانی کا ہے شور
کیسے سن لے کوئی پھیکی بات اب

کب خبر دی تھی نبیؐ نے آج کی
ہو گئی پوری کبھی کی بات اب

جس گلی سے زندگی تقسیم ہو
کیجئے ایسی گلی کی بات اب

مر رہی ہوں اب تو اہلبیتؑ پر
موت میں ہے زندگی کی بات اب

صرفِ مدحت پھر ندیؔ الہندی ہوئی
کر رہی ہے اپنے جی کی بات اب

۞

کون آیا یہ کیوں خوشی ہے بہت
کیوں مدینے میں روشنی ہے بہت

دیکھ کر خانۂ علیؑ میں خوشی
کعبۃ اللہ کو خوشی ہے بہت

چاند کاظمؑ کے گھر میں اترا ہے
اس لئے آج چاندنی ہے بہت

بے عمل کو گھڑی کی قدر نہیں
باعمل کو گھڑی گھڑی ہے بہت

اس جہاں میں خدارسی کے لئے
سچ یہی ہے کہ خودرسی ہے بہت

وادئ مدح میں پڑے ہیں حضور
لگ رہا ہے کہ آج پی ہے بہت

ان کا احسان کل بھی تھا بے حد
ان کا احسان آج بھی ہے بہت

ہم کو جنت کی فکر کچھ بھی نہیں
ہم کو مولا تری گلی ہے بہت

بلبلِ گلشنِ مناقب ہوں
مجھ کو بس گلشنِ علیؑ ہے بہت

وقت کی قدر جان لو جو ندیؔ
چار دن کی یہ زندگی ہے بہت

۞